بسم الله الرحمن الرحيم

حکومت پنجاب

# جناب تنویر اشرف کائرہ

## وزیر خزانہ پنجاب

## کی

# بجٹ تقریر

## برائے سال 2010-11

**14 جون 2010ء**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب سپیکر!

میرے لئے یہ امر باعث اعزاز ہے کہ مجھے آج اس ایوان میں مسلسل تیسری بار پنجاب کی جمہوری حکومت کا سالانہ بجٹ پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے۔

جناب سپیکر!

2. یہ معزز ایوان اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ جب سے موجودہ حکومت نے صوبہ پنجاب میں ذمہ داریاں سنبھالی ہیں بین الاقوامی اور قومی معیشت کو غیر معمولی بحران کا سامنا رہا ہے۔ اس بحران کے نتیجہ میں جہاں پاکستان کا GDP Growth Rate 1.2 فیصد کی تشویشناک حد تک کم ہو گیا وہاں افراط زر کی شرح 25 فیصد تک جا پہنچی۔ اس شرح میں یہ کمی اور افراط زر کی شرح میں اس قدر اضافہ پچھلے کئی عشروں سے دیکھنے میں نہیں آیا۔ ملک میں پیدا ہونے والے توانائی کے بحران اور اس کے نتیجہ میں بجلی اور گیس کی متواتر لوڈشیڈنگ نے ہمارے صوبہ کی صنعتی اور کاروباری سرگرمیوں پر انتہائی منفی اثرات مرتب کئے۔ یہ ایک غیر معمولی صورت حال تھی جس سے دوسرے صوبوں کی طرح پنجاب کی معیشت بھی متاثر ہوئی۔

جناب سپیکر!

3. پنجاب حکومت نے صوبے کی معیشت کو درپیش اقتصادی اور معاشی مسائل کا پورے عزم اور حوصلے کے ساتھ سامنا کیا اور ان تمام منفی عوامل کے باوجود اپنی انتظامی اور مالی کارکردگی کو بہتر بنانے کی کوششیں جاری رکھیں۔ ہماری یہ کوششیں کس حد تک ثمرآور ہوئیں اس کا ایک اندازہ Punjab Economic Research Institute کی رپورٹ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ اس رپورٹ کے مندرجات اس امر کے شاہد ہیں کہ پنجاب کی معیشت بہتری کی طرف گامزن ہے۔ پنجاب کا GDP Growth Rate رواں مالی سال میں Provisional اعدادوشمار کے مطابق پچھلے سال کی 1.2 فیصد کی شرح سے اب بڑھ کر 4.25 کی شرح تک پہنچ گیا ہے۔ آئندہ سال اس میں مزید اضافہ متوقع ہے۔

جناب سپیکر!

4. اس حقیقت سے کون آ گاہ نہیں کہ ملک کے سب سے بڑے صوبے کی Growth Rate میں ہونے والا اضافہ دراصل قومی Growth Rate میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔

جناب سپیکر!

5. دہشت گردی اور انتہاپسندی نے کئی برسوں سے پورے ملک کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ ہماری مسلح افواج ، پولیس اورعوام جس ہمت اور جوانمردی سے اس عفریت کا مقابلہ کر رہے ہیں وہ ہر اعتبار سے قابل تحسین ہے۔ پنجاب حکومت دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والے پولیس افسروں، جوانوں اور شہریوں کے اہل خانہ کے احساسات اور مسائل سے بخوبی آ گاہ ہے اور اس نے ان متاثرہ خاندانوں کی اخلاقی اور مالی مدد میں کبھی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

جناب سپیکر!

6. ہر وفاق کی طرح پاکستان کے صوبے بھی وسائل کے حصول کے لئے مرکز کی طرف دیکھتے رہے ہیں۔ پاکستان میں کسی منصفانہ متوازن اور متفقہ NFC ایوارڈ کی عدم موجودگی میں صوبے ان وسائل کی تقسیم کے حوالے سے نہ صرف مرکز سے نالاں رہے بلکہ یہ صورت حال خود صوبوں کے درمیان بھی رنجشوں کو جنم دینے کا باعث بنی۔ بدقسمتی سے پنجاب کو اس ضمن میں چھوٹے صوبوں کی طرف سے تنقید کا زیادہ نشانہ بننا پڑا۔ الحمدللہ ساتویں NFC ایوارڈ نے ان رنجشوں کو ختم کر کے پاکستان میں صوبوں کے درمیان رواداری، افہام وتفہیم اور ایثار وقربانی کی لائق تحسین بنیادیں فراہم کیں۔ پنجاب کو پاکستان کے تمام صوبوں کے وزرائے اعلیٰ کے اس تاریخی اجلاس کی میزبانی کا اعزاز حاصل ہے جس میں NFC ایوارڈ پر اتفاق رائے کیا گیا۔ اس ایوارڈ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں وزیراعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف نے جس فہم و فراست، دور اندیشی اور معاملہ فہمی سے کام لیا وہ ہر اعتبار سے لائق تحسین ہے۔ ایوارڈ کی منظوری میں وزیراعلیٰ پنجاب کی خدمات کا اعتراف تمام صوبوں کے وزرائے اعلیٰ اور وفاقی حکومت برملا کر چکی ہے۔

7. اس ایوارڈ کے تحت پنجاب نے چھوٹے صوبوں خصوصاً بلوچستان کے عوام کے ساتھ یکجہتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جس جذبہ ایثار کا اظہار کیا اس کا تذکرہ پاکستان میں قومی یکجہتی اور اتحاد کے لئے کی جانے

والی کوششوں کی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔

جناب سپیکر!

8. میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو یہ بتاتا چلوں کہ ساتویں NFC ایوارڈ کی وجہ سے پنجاب کو آئندہ مالی سال میں وفاقی قابل تقسیم محاصل میں سے 51ارب روپے اور GST on services کی مد میں اضافی 47 ارب روپے ملنے کی توقع ہے۔ اس طرح آئندہ برس پنجاب کو مجموعی طور پر 98 ارب روپے کے اضافی وسائل حاصل ہونے کی توقع ہے۔

9. پاکستان کے آئین کے مطابق Hydel Power Projects پر net profit کا حق اس صوبے کو تفویض کیا گیا ہے جہاں پر پاور پراجیکٹ واقع ہو۔ 1996 سے پنجاب کو اس کے Hydel Power Projects پر Net Hydel Profit کے حق سے محروم کر دیا گیا۔ گذشتہ حکومت نے پنجاب کے اس حق کے لئے کوشش کرنا تو ایک طرف سوچنے کی زحمت بھی گوارہ نہ کی۔ وزیراعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف کی ذاتی کاوشوں کے نتیجہ میں آپ کی منتخب حکومت اپنا یہ حق تسلیم کروانے میں کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ ہم وزیراعظم پاکستان سید یوسف رضا گیلانی کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے اس ضمن میں حکومت پنجاب سے بھرپور تعاون کیا۔ میں نہایت مسرت کے ساتھ یہ اعلان کر رہا ہوں کہ اس ضمن میں سال 2004-05 تک کے واجبات کا تعین کرنے کے بعد اس مد میں 28.2 ارب روپے کی رقم پر پنجاب کا حق تسلیم کیا جا چکا ہے۔ اس رقم میں سے رواں مالی سال میں وفاق نے پنجاب کو 13 ارب روپے ادا کر دیئے ہیں اور بقیہ 15.2 ارب روپے کی رقم آئندہ تین برسوں میں مساوی اقساط میں پنجاب کو ادا کر دی جائے گی۔ سال 2005-06 سے بعد کے عرصہ کے واجبات کے تعین اور وصولی کے لئے وفاقی حکومت سے بات چیت جاری ہے۔

جناب سپیکر!

10. NFC ایوارڈ کی کامیابی اور Net Hydel Profit کے حصول نے اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے کہ ایک منتخب جمہوری قیادت ہی مشکل اور پیچیدہ قومی مسائل کو بطریق احسن حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ مجھے یہاں یہ کہنے کی بھی اجازت دیجئے کہ NFC ایوارڈ اور اٹھارھویں آئینی ترمیم اس قومی یکجہتی اور قومی وحدت کے ثمرات ہیں جس کا اظہار محترمہ شہید بے نظیر بھٹو اور مسلم لیگ کے قائد محترم میاں محمد نواز شریف

نے چارٹر آف ڈیموکریسی میں کیا تھا۔

جناب سپیکر!

11. اٹھارھویں آئینی ترمیم سے جہاں ہم نے صوبائی خودمختاری کی طرف ایک اہم پیش رفت کی ہے وہاں concurrent list ختم ہونے سے صوبے کی انتظامی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہو گا۔ حکومت پنجاب اپنی نئی آئینی ذمہ داریوں سے پوری طرح آگاہ ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ساتویں NFC ایوارڈ میں وفاق اور صوبوں کے درمیان وسائل کی تقسیم وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی موجودہ ذمہ داریوں کے پیش نظر کی گئی ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ جونہی اضافی ذمہ داریاں وفاق سے صوبوں کو منتقل ہوں گی ان ذمہ داریوں کی نسبت سے ان کے مالی وسائل بھی وفاق سے صوبوں کو منتقل کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

12. آپ کو یاد ہو گا کہ وزیراعلیٰ پنجاب جناب میاں محمد شہباز شریف نے وزارت اعلیٰ کا منصب سنبھالنے کے بعد اپنی حکومت کی جن ترجیحات کا ذکر کیا تھا ان میں:

- ☆ فوری اور سستے انصاف کی فراہمی اور عوام کے جان و مال کا تحفظ
- ☆ غربت میں کمی اور غریب اور متوسط طبقہ کو سہولیات کی فراہمی
- ☆ تعلیم کا فروغ اور محنتی اور ہونہار طلبہ کی حوصلہ افزائی
- ☆ صحت عامہ کی سہولیات کا فروغ اور
- ☆ زراعت کی ترقی اور کسانوں خصوصاً چھوٹے کاشتکاروں کے حقوق کا تحفظ سرفہرست ہیں۔

جناب سپیکر!

13. تاریخ گواہ ہے کہ صرف وہ قومیں ترقی اور خوشحالی کی منزل سے ہمکنار ہوئیں جنھوں نے اپنے فیصلے انصاف سے کئے اور پوری ذمہ داری سے ان فیصلوں پر عملدرآمد کیا۔ عوام کے لئے فوری اور سستے انصاف کے حصول کو ہم ایک مشن سمجھتے ہیں۔ ہماری حکومت نے ایک missionary جذبہ کے تحت عدلیہ اور ماتحت عدالتوں کو مالی وسائل فراہم کرنے کے لئے پہلا قدم اٹھایا ہے۔ پنجاب حکومت صوبے میں آزاد اور خودمختار عدلیہ

کے استحکام کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کے عزم کا اعادہ کرتی ہے۔

جناب سپیکر!

14. لوگوں کے جان و مال کے تحفظ اور صوبہ میں امن و امان کی صورت حال کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے ہماری حکومت نے پولیس فورس کو جدید خطوط پر مسلح اور منظّم کرنے کے متواتر اقدامات کئے ہیں۔ رواں مالی سال میں پولیس کے لئے مختص کردہ فنڈز 43 ارب 27 کروڑ روپے کے تھے انہیں بڑھا کر اگلے مالی سال میں 49 ارب 20 کروڑ کرنے کی تجویز ہے جو رواں مالی سال کے مقابلے میں 13 فیصد زیادہ ہے۔

جنابِ سپیکر!

15. غربت میں کمی اور محروم معیشت طبقات سے تعلق رکھنے والے عوام کے کاندھوں پر زندگی کے مسائل کے بوجھ کو کم کرنا ہماری اہم ترین ترجیحات میں شامل ہے۔ غریب اور کچی آبادیوں میں رہنے والوں کے لئے سستی روٹی سکیم، آٹے کی قیمت کو پورے پنجاب میں مناسب سطح پر رکھنے کے لئے wheat subsidy اور رمضان المبارک کے دوران عوام کو سستا آٹا اور چینی فراہم کرنے کے اقدامات انہی محروم معیشت طبقات کے ساتھ حکومت کے عہد وفا کی گواہی دیتے ہیں۔ حکومت نے اس برس مہنگائی کے ستائے ہوئے عوام کا بوجھ بٹانے کے لئے تقریباً 15 ارب روپے کی رقم سبسڈی کے طور پر فراہم کی۔

جناب سپیکر!

16. میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ غریب اور نچلے متوسط طبقہ کی امداد کے لئے شروع کی گئی سکیمیں جاری رکھی جائیں گی۔ 2010-11 کے بجٹ میں pro-poor سکیموں کی مد میں دی جانے والی سبسڈی کو 15 ارب روپے سے بڑھا کر 21 ارب روپے کیا جا رہا ہے۔ اس 21 ارب روپے کی خطیر سبسڈی میں گندم پر 13 ارب روپے، سستی روٹی سکیم پر 5 ارب روپے، رمضان پیکیج پر 2 ارب روپے اور پبلک ٹرانسپورٹ پر ایک ارب روپے شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

17. کون نہیں جانتا کہ زمین کی قیمتوں اور تعمیراتی اخراجات میں ہوش ربا اضافے کے باعث اپنے

گھر کی تعمیر غریب اور متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے عوام کے لئے ایک خواب بن کر رہ گئی ہے۔ میں نہایت مسرت کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں کہ حکومت پنجاب نے صوبہ میں غریب اور کم وسیلہ طبقات کی قوت خرید کو پیش نظر رکھتے ہوئے کم لاگت والے تیار شدہ آرام دہ اور معیاری گھر مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے Punjab Land Development Company تشکیل دی جا چکی ہے جس نے سرکاری اور نجی شعبہ کے باہمی تعاون سے گھروں کی تعمیر کے لئے سرکاری زمینوں کا سروے شروع کر دیا ہے۔ اس کمپنی کو 250 ملین روپے کی seed money دی جا چکی ہے۔ اگلے سال اس مد میں 100 فیصد اضافے کے ساتھ 500 ملین روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

18. دیہی علاقوں میں تقریباً 2 لاکھ غریب گھرانوں کو پانچ مرلہ فی خاندان اراضی مفت فراہم کی جا رہی ہے۔ سرکاری بقایا جات کی ادائیگی پر چھوٹے مزارعین کی lease میں توسیع کرنے کی سکیم متعارف کروائی جا رہی ہے۔ اس سکیم سے تقریباً 29,000 غریب خاندان مستفید ہوں گے۔

جناب سپیکر!

19. دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی معیشت کا جائزہ لیں تو ان ممالک کی معاشی اور اقتصادی ترقی میں تعلیم کا کردار کلیدی اہمیت کا حامل نظر آتا ہے۔ صوبے میں تعلیم کا فروغ اور تعلیمی معیار میں اضافہ پنجاب حکومت کی ترجیحات میں اولین حیثیت رکھتا ہے۔ صوبے میں عام تعلیم کے ساتھ ساتھ اعلیٰ اور پیشہ وارانہ تعلیم کے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کئے جا رہے ہیں۔ اسی طرح کم وسیلہ مگر ہونہار طلبہ کو معیاری تعلیم دلانے کے لئے ان کی حوصلہ افزائی کے عملی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

- ☆ یہ حقیقت ایک لمحہ فکریہ سے کم نہیں کہ پنجاب کی 41% آبادی ابھی تک تعلیم کے زیور سے محروم ہے۔ حکومت کا یہ عزم ہے کہ وہ 2015 تک سکول جانے کی عمر کے ہر بچے کو تعلیم تک رسائی مہیا کرے گی۔ اس ذمہ داری کو پورا کرنے کیلئے حکومت نے کئی پروگرام شروع کر رکھے ہیں۔
- ☆ میں نے ابھی کم وسیلہ مگر ہونہار طلبہ کو معیاری اور اعلیٰ تعلیم دلانے کے لئے پنجاب حکومت کے عزم کا اظہار کیا تھا۔ اس مقصد کے لئے قائم کئے گئے پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ میں اب تک 4 ارب

روپے کی خطیر رقم فراہم کی جا چکی ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس فنڈ کے لئے مزید 2 ارب روپے فراہم کرنے کی تجویز ہے۔ ہمارا عزم ہے کہ آئندہ تین برس کے عرصے میں یہ فنڈ 10 ارب روپے کے وسائل حاصل کر لے گا۔ مجھے یقین ہے کہ اس فنڈ کی موجودگی میں پنجاب کا کوئی ہونہار اور باصلاحیت طالب علم محض وسائل کی کمی کی بنا پر پاکستان میں یا بیرون ملک اعلیٰ تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔

☆ تعلیمی میدان میں position holders کی صلاحیتوں کے اعتراف اور ان میں خود اعتمادی پیدا کرنے کے لئے انہیں ایوارڈ دینے کے علاوہ سرکاری خرچ پر بیرون ممالک کے تعلیمی دورے کروائے جا رہے ہیں۔ آئندہ مالی سال میں بھی position holders کی حوصلہ افزائی کے سلسلہ کو جاری رکھا جائے گا جس کے لئے 16 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے اور ان کے غیر ملکی مطالعاتی دوروں کے لئے 5 کروڑ 50 لاکھ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

☆ اساتذہ کی تربیت اور امتحانی نتائج میں غیر معمولی کارکردگی پر ان کی حوصلہ افزائی کے لئے انعامات کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا اور ان مدوں میں آئندہ مالی سال میں 10 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔

☆ وہ معذور طالب علم جو عام سکولوں میں تعلیم جاری رکھنے کے قابل ہوں گے ان کے لئے ان عام سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کے خصوصی انتظامات کئے جائیں گے۔

☆ رواں مالی سال میں طالب علموں میں ایک ارب 80 کروڑ روپے کی text books مفت جاری کی گئیں۔ آئندہ سال بھی ایک ارب 80 کروڑ روپے کی text books مفت تقسیم کی جائیں گی۔

☆ اس برس پسماندہ اور دور دراز علاقوں میں بچیوں میں تشویشناک حد تک کم شرح خواندگی کے پیش نظر میٹرک تک تعلیم حاصل کرنے والی طالبات میں ایک ارب روپے کے وظائف جاری کئے گئے۔ آئندہ مالی سال میں ان علاقوں کی طالبات میں ایک ارب 5 کروڑ روپے کے وظائف مختص کئے گئے ہیں۔

☆ حکومت پنجاب نے اس برس طلبہ کو کمپیوٹر ٹیکنالوجی سے آگاہ کرنے کے لئے 4 ارب 90 کروڑ روپے کی لاگت سے 4,286 سرکاری سکولوں میں جدید آئی ٹی لیب کے انقلابی منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

☆ پنجاب میں انجینئرنگ کی تعلیم کے لئے سرکاری کالجوں اور یونیورسٹیوں میں دوسرے صوبوں کے مقابلہ میں نشستوں کی شرح نسبتاً کم ہے۔ پنجاب حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ تعلیمی سال سے انجینئرنگ

کی تعلیم کے لئے سرکاری یونیورسٹیوں اور کالجوں میں موجود نشستوں کی تعداد میں 300 نشستوں کا اضافہ کیا جائے گا اور آئندہ 4 برسوں میں اس تعداد کو بڑھا کر 1200 تک لے جایا جائے گا۔اسی طرح حکومت نے صحت عامہ کی سہولتوں کو وسعت دینے کے لئے میڈیکل کالجوں کی نشستوں میں اضافے کا فیصلہ کیا ہے۔ستمبر 2010 سے شروع ہونے والے تعلیمی سال سے صوبے کے موجودہ میڈیکل کالجوں میں 452 نشستوں کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ اگلے سال کے دوران صوبے میں چار نئے میڈیکل کالجوں کی تعمیر مکمل ہونے پر اس تعداد میں مزید 550 نشستوں کا اضافہ ہو جائے گا۔جس سے مجموعی طور پر ہر سال 1000 سے زائد اضافی ڈاکٹر تیار کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

20. جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ تعلیم کا شعبہ حکومت پنجاب کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ اگلے مالی سال میں اس شعبہ میں ترقیاتی اور جاری اخراجات کے لئے مجموعی طور پر 53 ارب 99 کروڑ روپے کی رقم رکھی جا رہی ہے جو کہ رواں مالی سال کے تخمینہ سے 12 فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!

21. تعلیم کی طرح صحت بھی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔

☆ سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی مفت فراہمی کا سلسلہ جاری رکھا گیا ہے۔ اس کے لئے آئندہ مالی سال میں ٹیچنگ ہسپتال، DHQ اور THQ میں تمام مریضوں کو ادویات کی فراہمی کے لئے 6 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

☆ ضلعی اور تحصیل سطح کے ہسپتالوں میں ادویات کی فراہمی کے لئے ایک ارب ساڑھے 27 کروڑ روپے صرف کئے جائیں گے۔ یہ رقم ضلعی حکومتوں کی طرف سے فراہم کردہ بجٹ کے علاوہ ہوگی۔

☆ اگلے مالی سال میں مفت dialysis کی سہولت کا دائرہ کار صوبے بھر میں پھیلایا جا رہا ہے۔ اس مقصد کے لئے 30 کروڑ کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

☆ آئندہ برس کے دوران DHQ ہسپتال سرگودھا اور غلام محمد آباد ہسپتال فیصل آباد کی تکمیل کے لئے درکار تمام فنڈز مہیا کر دیئے جائیں گے۔

☆ آئندہ برس کے دوران راولپنڈی میں ایک جدید ترین کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ قائم کیا جا رہا ہے اس انسٹیٹیوٹ کی تکمیل کو 2010-11 کے دوران ہی یقینی بنایا جائے گا۔

☆ آئندہ برس ہیپاٹائٹس کنٹرول پروگرام کے لئے 33 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

☆ آپ کی حکومت نے صحت عامہ کی سہولتوں کو وسعت دینے کے لئے پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ جدید ترین موبائل ہسپتالوں کو متعارف کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ آئندہ برس کے اختتام تک صوبے میں اس طرح کے 22 موبائل ہسپتال اپنا کام شروع کر دیں گے۔ اس منصوبے کے آغاز کے لئے دور افتادہ اور پسماندہ علاقوں کا ترجیحی بنیادوں پر انتخاب کیا گیا ہے۔

☆ آپ کی حکومت نے آئندہ برس کے دوران صوبے میں کڈنی سنٹرز کے علاوہ liver transplant کے مراکز قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ liver transplant کے یہ مراکز پاکستان میں قائم کئے جانے والے اولین مراکز ہوں گے۔ یہ مراکز چلڈرن ہسپتال لاہور، ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی اور نشتر ہسپتال ملتان میں قائم کئے جا رہے ہیں۔

☆ پنجاب حکومت نے جذبہ خیر سگالی کے تحت صوبہ بلوچستان میں کوئٹہ کے مقام پر جدید سہولتوں سے مزین 2 ارب روپے کی لاگت سے ہسپتال برائے امراض قلب کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس مقصد کے لئے اگلے مالی سال میں ایک ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

☆ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں صحت کے شعبہ میں ترقیاتی و جاری اخراجات کے لئے مجموعی طور پر 43 ارب 80 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں جو رواں مالی سال کے تخمینہ کے مقابلے میں 16.6 فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!

22. کون نہیں جانتا کہ بے روزگاری ہمارے معاشرے کے لئے ایک سنگین مسئلے کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ اس مسئلے سے ہمارا نوجوان طبقہ سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے اور اس صورت حال کے نتیجہ میں ہمارے نوجوانوں میں مایوسی اور بے یقینی کے رجحانات خطرناک شکل اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ آپ کی حکومت نے باصلاحیت نوجوانوں کو باعزت روزگار کی فراہمی کے لئے Punjab Youth Employment Fund قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ حکومت پنجاب کا یہ اقدام معاشرے میں انہیں صحیح مقام دلانے اور

انتہاپسندی جیسے رجحانات سے دور رکھنے میں مددگار ثابت ہو گا۔

جناب سپیکر!

23. حکومت نے اسی سمت میں ایک اور مثبت قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے جس کے تحت زرعی اور ویٹرینری گریجوایٹس کو 25 ایکڑ فی کس کے حساب سے سرکاری زمین 15 سال کی lease پر دی جائے گی۔ اس زمین پر ماڈل زرعی فارم بنانے کے لئے 9 لاکھ روپے فی زرعی گریجوایٹ قرضہ فراہم کیا جائے گا۔ اس سکیم کے تحت جہاں ایک طرف زرعی گریجوایٹس میں پائی جانے والی بے روزگاری پر قابو پایا جائے گا وہاں صوبے میں تقریباً 30,000 ایکڑ رقبہ کو زیر کاشت لانے پر جنگلات اور زرعی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہونے کی توقع ہے۔

جناب سپیکر!

24. Urbanization کی وجہ سے پنجاب کے بڑے شہروں کی آبادی میں گذشتہ چند برسوں میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ اس وجہ سے ان شہروں میں پیدا ہونے والے مسائل میں سے ایک بہت بڑا مسئلہ Solid Waste کے مناسب انتظام کا فقدان ہے۔ چنانچہ حکومت پنجاب اگلے مالی سال میں جدید اور Scientific خطوط پر مبنی Solid Waste Management کا نظام قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ابتدائی طور پر اس مقصد کے لئے 2 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ یہ نظام برادر اسلامی ملک ترکی کے ماہرین کے تعاون اور اشتراک سے قائم کیا جا رہا ہے اور یہ ہر لحاظ سے بین الاقوامی معیار کے مطابق ہو گا۔

جناب سپیکر!

25. آپ کی حکومت نے صوبے کے بے زمین کاشتکاروں کو تقریباً 4 لاکھ ایکڑ اراضی lease پر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ زمین ناجائز قابضین سے چھڑوا کر ایک نہایت شفاف عمل کے ذریعے غریب کاشتکاروں کو دی جا رہی ہے۔ اس عوامی فلاحی پروگرام سے صوبے کے 40,000 خاندان مستفید ہوں گے۔

جناب سپیکر!

26. صوبے کے طول و عرض میں واقع ایسی سرکاری املاک جو کسی مصرف میں نہیں یا قبضہ گروپوں کے

تصرف میں ہیں اور آئندہ بھی کسی عوامی فلاحی منصوبے کے لئے ان کے استعمال کا امکان نہیں ہے ان کو نیلام کر کے حاصل ہونے والی رقوم کو ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ اس نجکاری کے عمل میں تین باتوں کا بطور خاص خیال رکھا گیا ہے یعنی

☆ ایک تو نیلامی کا سارا عمل شفاف طریقہ سے ہو۔

☆ دوسرے نجکاری سے حاصل ہونے والی رقوم صرف ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی جائیں اور

☆ تیسرے نجکاری سے حاصل ہونے والی رقوم صرف ان اضلاع میں خرچ کی جائیں جہاں سے یہ رقوم وصول کی جائیں۔

27. رواں مالی سال میں تقریباً 4 ارب روپے مالیت کی سرکاری املاک کی نجکاری ہوئی ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس مد میں 12 ارب روپے کی آمدنی متوقع ہے۔

جناب سپیکر!

28. موجودہ مالی سال کے شروع میں حکومت نے غیر ترقیاتی اخراجات کم کرنے کے لئے ایک جامع action plan تیار کیا تھا۔ کفایت شعاری کے اس پلان پر سختی سے عمل کیا گیا اور اس امر کو یقینی بنایا گیا کہ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ میں سے فرنیچر، مشینری اور پرتعیش گاڑیوں کی خرید پر غیر ضروری اخراجات نہ کئے جائیں۔

جناب سپیکر!

29. میں یہاں اعلان ضروری سمجھتا ہوں کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے آئندہ بجٹ میں وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے لئے رکھی گئی رقم میں سے 25 فیصد رقم رضا کارانہ طور پر استعمال نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر!

30. میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال کے محصولات بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مالی سال 2010-11 میں General Revenue Receipts کا تخمینہ 558 ارب 38 کروڑ روپے ہے۔ اس میں NFC ایوارڈ کے تحت divisible pool سے حاصل ہونے والی آمدنی کا تخمینہ 435 ارب

50 کروڑ 3 لاکھ روپے ہے۔ براہ راست ٹرانسفر کی مد میں 6 ارب 26 کروڑ 30 لاکھ روپے ملنے کی توقع ہے۔ صوبائی ٹیکس ریونیو91 ارب 57 کروڑ 80 لاکھ روپے اور صوبائی نان ٹیکس ریونیو کی مد میں 24 ارب 63 کروڑ 20 لاکھ روپے موصول ہونے کی امید ہے۔ جو رواں مالی سال کے آمدنی کے تخمینہ سے 31 فیصد زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!

31. مالی سال 2010-11 میں جاری اخراجات کا تخمینہ کچھ اس طرح ہے:

☆ جاری اخراجات کا کل تخمینہ 386 ارب 78 کروڑ روپے ہے۔ان جاریہ اخراجات اور net public account کا 3 ارب روپے کا deficit منہا کرنے کے بعد 168 ارب روپے کا net revenue surplus حاصل ہوگا جو ترقیاتی پروگرام کے لئے فراہم کیا جائے گا۔

☆ اس کے علاوہ current capital receipts کی مد میں فیڈرل گرانٹس 68 کروڑ روپے، foreign project assistance کے طور پر 12 ارب 59 کروڑ روپے اور privatization receipts کی مد میں 12 ارب روپے وصول ہونے کی توقع ہے۔

جناب سپیکر!

32. اب میں اس معزز ایوان میں پنجاب کے آئندہ مالی سال کے مجوزہ ترقیاتی بجٹ کی تفصیل بیان کرتا ہوں۔ میں نہایت مسرت سے یہ اعلان کررہا ہوں کہ مالی سال 2010-11 کے دوران ترقیاتی بجٹ کا حجم 193 ارب 50 کروڑ روپے کا ہوگا جو کہ صوبے کی تاریخ میں ایک ریکارڈ ترقیاتی بجٹ ہوگا۔ یہ بجٹ رواں مالی سال کے Revised ترقیاتی بجٹ کے تخمینہ 134ارب 70 کروڑ روپے سے 58 ارب 80 کروڑ روپے زیادہ ہے۔

جناب سپیکر!

33. مالی سال 2010-11 کے ترقیاتی بجٹ کی منصوبہ بندی کرتے وقت جن بنیادی اصولوں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ وہ یہ ہیں:

☆ جامع ترقی

☆ غربت میں کمی

☆ روزگار کے مواقع میں اضافہ

☆ صحت، تعلیم اور سہولیات زندگی سے متعلق شعبہ جات کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈز کی فراہمی

☆ نیا انفراسٹرکچر کا قیام اور موجودہ انفراسٹرکچر کی بحالی اور بہتری

☆ صنعتی اور زرعی پیداوار میں اضافہ

☆ خوراک، پانی اور توانائی کی صورت حال میں بہتری

☆ پرائیویٹ سیکٹر کی تمام شعبوں میں شراکت کیلئے حوصلہ افزائی اور سازگار ماحول کی فراہمی

☆ ترقی کے عمل میں علاقائی توازن اور خواتین کی شمولیت اور

☆ جاری ترقیاتی سکیموں کی ترجیحی بنیادوں پر تکمیل

جناب سپیکر!

.34 آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں سماجی شعبہ جات، جن میں تعلیم، صحت، فراہمی و نکاسی آب اور سماجی بہبود وغیرہ شامل ہیں، پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ اگلے سال کے ترقیاتی پروگرام میں اِن شعبہ جات کے لئے 68ارب 25 کروڑ روپے سے زائد رقوم مہیا کی جا رہی ہیں جو کہ موجودہ مالی سال کے نظرثانی شدہ بجٹ سے 14 فیصد زائد ہے۔

☆ تعلیم کے شعبہ کے لئے ترقیاتی بجٹ کا تخمینہ 23 ارب 30 کروڑ روپے ہے۔

☆ اگلے مالی سال کے بجٹ میں غریب عوام کے بچوں کی تعلیم کے لئے اعلیٰ ترین سطح کے تعلیمی اداروں یعنی دانش سکولز کے لئے 3 ارب روپے مہیا کئے جائیں گے۔

☆ ہائی سکولوں میں سائنس لیبارٹریوں کے قیام کے لئے ایک ارب روپے رکھے جا رہے ہیں جبکہ ایلیمنٹری اور ہائی سکولوں میں کمپیوٹر کی تعلیم کے لئے پچاس کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

☆ جناب سپیکر اگلے مالی سال 11-2010 میں 800 سے زائد پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دینے کے لئے 4 ارب روپے سے زائد اور 200 مڈل سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ دینے کے لئے 2 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ موجودہ سکولوں کی پرانی عمارتوں کی دوبارہ تعمیر کے لئے 60 کروڑ

روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

☆ صوبے کے 1500 سکولوں میں missing facilities کی فراہمی کے لئے 4 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

☆ اسی طرح صوبہ میں نئے کالجز کے قیام اور موجودہ کالجز میں بنیادی ضروری سہولیات کی فراہمی کے لئے 6 ارب 35 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اگلے مالی سال کے دوران منتخب ڈگری کالجز میں چار سالہ بی اے پروگرام شروع کیا جا رہا ہے۔ ہر ضلعی ہیڈکوارٹر پر پوسٹ گرایجویٹ بلاکس کی تعمیر کے لئے 18 کروڑ روپے رکھے جا رہے ہیں۔ ان بلاکس کی تعمیر کے بعد ہر ضلعی ہیڈکوارٹر پر پوسٹ گریجوایٹ کلاسوں کا آغاز ہو جائے گا۔

☆ اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے لئے حکومت پنجاب نے صوبہ کی 7 یونیورسٹیوں کی 15 نامکمل سکیموں کو مکمل کرنے کے لئے اگلے مالی سال کے بجٹ میں 38 کروڑ 37 لاکھ روپے مختص کئے ہیں۔

جناب سپیکر!

35. سماجی شعبہ میں صحت ایک نہایت اہم شعبہ ہے۔ صحت کے شعبہ میں آئندہ مالی سال 2010-11ء میں ترقیاتی کاموں کے لئے 21 ارب روپے صرف کرنے کی تجویز ہے۔ اگلے مالی سال میں صوبہ پنجاب میں ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، گوجرانوالہ اور سیالکوٹ میں 4 نئے میڈیکل کالج قائم کیے جا رہے ہیں۔ یہ میڈیکل کالج صوبے میں پنجاب ایمپلائز سوشل سیکورٹی کے ادارے کے تحت قائم کئے جانے والے دو کالجوں کے علاوہ ہوں گے۔ یہ ہماری حکومت کی صحت کے شعبہ کے ساتھ وابستگی اور لوگوں کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کرنے کے عزم کا اظہار ہے۔ صوبے کے تمام بڑے ہسپتالوں میں زیر علاج مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی جائیں گی۔ آئندہ مالی سال میں راولپنڈی میں دل کے امراض اور جدید کڈنی ہسپتال کی تعمیر بھی شامل ہے۔

☆ پرائمری اور سیکنڈری سطح کے ہیلتھ کیئر سنٹرز کو 6 ارب 50 کروڑ روپے کی رقم سے مزید مستحکم کیا جا رہا ہے۔ یہ رقم صحت کے شعبہ میں ضلعوں کے اپنے بجٹ میں مختص شدہ رقوم کے علاوہ ہے۔

☆ تعلیم اور صحت کے ساتھ ساتھ حکومت کھیلوں کو فروغ دینے پر بھی خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ اگلے مالی

سال میں اس شعبہ کے لئے 1 ارب 60 کروڑ روپے تجویز کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

36. صاف ستھرا پانی نہ صرف انسانی صحت اور نشوونما کے لئے ضروری ہے بلکہ ماحول کو بھی آلودگی سے پاک رکھتا ہے۔ فراہمی و نکاسی آب اگرچہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کی ذمہ داری قرار دی جا چکی ہے تاہم حکومت پنجاب اس بنیادی ذمہ داری سے پوری طرح آگاہ ہے۔ حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں اس مد میں 9 ارب 50 کروڑ روپے خرچ کرے گی۔ اس سے شہری اور دیہی علاقوں میں فراہمی و نکاسی آب کے انتظام کو بہتر بنایا جائے گا۔ اس پروگرام کے تحت 54 فیصد فنڈز دیہی علاقوں میں خرچ کئے جائیں گے۔ اگلے مالی سال میں کڑوے اور کھارے پانی والے علاقوں میں نئی واٹر سپلائی سکیموں کی تعمیر اور پہلے سے موجود سکیموں کی اصلاح و بہتری کے لئے 2 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

37. اگلے مالی سال میں مقامی سطح کی سکیموں پر 3 ارب روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔ جس میں دیہی علاقوں میں رابطہ سڑکیں، تعلیمی اداروں میں missing facilities فراہمی و نکاسی آب اور دیگر بنیادی سہولتوں کے منصوبے شامل ہیں۔ ان سکیموں کی نشاندہی منتخب عوامی نمائندوں کی مشاورت سے کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

38. پچھلے سال کی طرح رواں مالی سال میں بھی زراعت کی ترقی ہماری ترجیحات میں شامل ہے۔ آئندہ مالی سال میں زرعی شعبہ میں 3 ارب 20 کروڑ روپے خرچ کیے جائیں گے۔ ہماری کوشش ہو گی کہ زرعی شعبہ سے متعلق تمام جاری منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے۔

39. زرعی تحقیق کے بغیر زراعت کے شعبہ میں ترقی کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا اگلے سال زرعی شعبہ میں تحقیق پر 96 کروڑ 83 لاکھ روپے سے خرچ کئے جائیں گے۔ توانائی کے حالیہ بحران نے دوسرے شعبوں کی طرح ہماری زراعت کو بھی شدید متاثر کیا ہے۔ توانائی کے مسائل سے عہدہ برآ ہونے کی بنیادی ذمہ داری اگرچہ مرکزی حکومت کی ہے تاہم حکومت پنجاب بھی اس سنگین مسئلے سے نمٹنے کے لئے مربوط حکمت عملی پر کام کر رہی ہے۔ چنانچہ صوبے کے طول و عرض میں بجلی کی قلت کی وجہ سے رک جانے والے ہزاروں ٹیوب ویلوں کو رواں دواں رکھنے کے لئے حکومت نے شمسی توانائی کو بروئے کار لانے کا انقلابی فیصلہ کیا ہے۔ حکومت نے اس

مقصد کے حصول کے لئے ایک ارب 16 کروڑ روپے کی رقم بطور سبسڈی مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس رقم میں ضرورت کے مطابق اضافہ بھی کیا جا سکے گا۔

جناب سپیکر!

40. لائیو سٹاک زراعت کے شعبہ میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ انسانی زندگی کو قائم و دائم رکھنے میں بھی اس کا اہم کردار ہے اور یہ ملکی معیشت کا ایک اہم جزو بھی ہے۔ لائیو سٹاک کے شعبہ کو ترقی دے کر غربت کو کم کرنے میں براہ راست مدد لی جا سکتی ہے۔ مالی سال 11-2010 میں لائیوسٹاک کے شعبہ میں 2 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں جس سے نئی ترقیاتی، تحقیقی اور تعلیمی سرگرمیاں شروع کی جا رہی ہیں۔ دودھ اور گوشت کی پیداوار میں اضافے اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے مویشیوں کی بیماریوں کی روک تھام کے لئے پنجاب کے مختلف اضلاع میں علاج کی سہولیات مہیا کی جائیں گی۔

جناب سپیکر!

41. آبپاشی کے نظام کو بہتر بنائے بغیر زرعی خود کفالت کا تصور ممکن نہیں۔ 37 ہزار کلومیٹر پر محیط یہ نظام دنیا کا سب سے بڑا نہری نظام ہے۔ جس سے 21 ملین ایکڑ رقبہ سیراب کیا جا رہا ہے۔ ہماری یہ کوشش رہے گی کہ اس ورثہ کی مکمل دیکھ بھال کریں اور اس میں ہر ممکن بہتری اور توسیع کریں۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں آبپاشی سیکٹر کے لئے 11 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اگلے مالی سال میں انشاء اللہ خانکی اور جناح بیراج پر کام شروع کیا جائے گا جس کے لئے ضروری فنڈز مختص کئے جا رہے ہیں۔ جناح بیراج کے ساتھ چشمہ لنک کینال کی اصلاح اور بہتری کا کام بھی مکمل کیا جائے گا۔ جنوبی پنجاب کے دیرینہ مطالبے کے مطابق میلسی سائفن پر اضافی بیرل کی تعمیر کا منصوبہ بھی اگلے مالی سال میں شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

42. ملکی معیشت میں جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اگلے مالی سال میں اس شعبہ میں ایک ارب سے زائد روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

43. صنعتیں ہماری معیشت کی جان اور خوشحال زندگی کی ضمانت ہیں۔ ہماری حکومت کی یہ کوشش ہے

کہ صوبے کے ماحول کو business friendly رکھا جائے تاکہ نجی شعبہ میں زیادہ سے زیادہ صنعتیں قائم ہوں۔جس سے روزگار کے مواقع میسر ہوں گے اور پنجاب کے عوام خوشحال زندگی بسر کرسکیں۔

44. صنعتی و زرعی ترقی ہنرمند افرادی قوت سے مشروط ہے۔ ہمارے ملک میں ایک طرف تو ہنرمند افراد کی شدید کمی ہے اور دوسری جانب لاکھوں افراد بے روزگار ہیں۔صنعتی شعبہ کو بھی ہنرمند افراد کی کمی کی وجہ سے مشکلات درپیش ہیں۔لہٰذا حکومت پنجاب نے نوجوانوں کو فنی تربیت فراہم کرنے والے ادارے TEVTA کو مالی اور انتظامی خود مختاری دے دی ہے۔تاکہ تیز رفتاری سے نوجوانوں کو جدید فنی علوم یعنی مارکیٹ driven کورسز میں تربیت دی جائے اور وہ صنعتی و زرعی شعبہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے لئے بہتر اور باعزت روزگار کے مواقع حاصل کرسکیں۔فنی تعلیم کے لئے آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں 2 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔اس سیکٹر کے لئے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں مجموعی طور پر 6 ارب 80 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

☆ فنی تعلیم کی اہمیت کے پیش نظر حکومت نے 50 کروڑ کے ابتدائی سرمایہ سے Skills Development Endowment Fund قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر!

45. سماجی اور صنعتی ترقی میں بہترین انفراسٹرکچر ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔اس شعبہ میں آئندہ مالی سال میں مجموعی طور پر 59 ارب 26 کروڑ روپے خرچ کرنے کی تجویز ہے۔جس میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے 32 ارب 88 کروڑ روپے، پبلک بلڈنگز کے لئے 6 ارب 21 کروڑ روپے، Urban Development کے لئے 9 ارب روپے اور آبپاشی کے منصوبوں پر 11ارب روپے خرچ کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

46. ہمارا ملک اور ہمارا خطہ پنجاب تہذیب و ثقافت کا مرکز ہے۔اپنے تہذیبی ورثہ کو دنیا میں روشناس کرانے کے لئے سیاحت کا کردار نمایاں ہے۔مقامی اور بین الاقوامی سیاحت کے فروغ کے لئے حکومت پنجاب ایک ارب 67 کروڑ روپے سے زائد خرچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔آئندہ برس مری میں سیاحوں کے لئے جدید طرز پر چیئر لفٹ سسٹم قائم کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

47. جنوبی پنجاب سے تعلق رکھنے والے اضلاع کی پسماندگی سے کون آگاہ نہیں۔ مقام افسوس ہے کہ گذشتہ حکومت میں ان علاقوں کی حالت زار کو تبدیل کرنے کے لئے عملی اقدامات کی بجائے اسے محض ایک سیاسی نعرے کے طور پر استعمال کیا گیا۔ ہماری حکومت نے جنوبی پنجاب کے عوام کے لئے تعلیم، صحت، سماجی ترقی، مواصلات، لائیوسٹاک اور دوسرے شعبوں میں حقیقی اور ٹھوس اقدامات کئے ہیں۔ اس برس کے دوران آپ کی حکومت نے جنوبی پنجاب میں مختلف ترقیاتی شعبوں میں 135 ارب روپے مالیت کے منصوبوں کا آغاز کیا۔ رواں مالی سال میں ان منصوبوں کے لئے 42 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ آئندہ مالی سال کے دوران 135 ارب روپے کی مالیت کے ان منصوبوں پر عملدرآمد کے لئے تقریباً 52 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ جنوبی پنجاب کی آبادی صوبے کی کل آبادی کا 31 فیصد ہے جبکہ اس علاقے کے لئے مختص کی جانے والی رقوم کی شرح ترقیاتی بجٹ کا 36 فیصد بنتی ہے۔

جناب سپیکر!

48. جنوبی پنجاب کے اضلاع میں جاری اور آئندہ ترقیاتی منصوبے اس امر کی گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے اپنے وسائل کا رخ پنجاب کے ان پسماندہ اور ماضی میں نظرانداز کئے گئے علاقوں کی طرف موڑ دیا ہے۔ میں اس ضمن میں زیادہ تفصیلات میں جائے بغیر بہاولپور میں 300 بستروں کے ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتال کی تعمیر، بہاولپور وکٹوریہ ہسپتال کی تعمیر و توسیع، ڈیرہ غازی خان میں میڈیکل کالج، بہاول نگر میں رائس ریسرچ انسٹیٹیوٹ اور بہاولپور میں لائیوسٹاک یونیورسٹی کا ذکر کرنے کے ساتھ یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے صحت اور تعلیم سمیت مختلف شعبوں میں اپنے منصوبوں کے لئے جنوبی پنجاب کے اضلاع کا ترجیحی بنیادوں پر انتخاب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عوام کو طبی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے شروع کئے جانے والے موبائل ہسپتالوں کے انقلابی پروگرام کا آغاز ہی جنوبی پنجاب سے کیا جا رہا ہے اور اگلے مالی سال کے دوران یہاں کے ہر ضلع کے عوام کے لئے جدید ترین طبی سہولیات اور معیاری ادویات سے مزین کم از کم ایک موبائل ہسپتال مہیا کر دیا جائے گا۔ اسی طرح ضلعی ہسپتالوں میں 10 نئے ایمرجنسی بلاکس تعمیر کرنے کے منصوبے کے آغاز کے لئے بھی بہاولنگر، راجن پور، ڈیرہ غازی خان، لیہ اور مظفرگڑھ کا ترجیحی طور پر انتخاب کیا گیا ہے۔ دانش سکولوں کے منصوبے کے تحت پہلے

چھ سکول بھی جنوبی پنجاب کے اضلاع ہی میں تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ چولستان کی ترقی اور یہاں کے عوام کی بہبود کے بغیر جنوبی پنجاب کی ترقی کا تصور ادھورا رہ جاتا ہے۔ چنانچہ چولستان کے علاقے میں سڑکوں کی تعمیر، پینے کے پانی کی فراہمی، لائیوسٹاک کی ترقی کے لئے ایک خطیر رقم مہیا کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!

49. ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے ٹرائبل ایریاز کی ترقی کے لئے 3 ارب 38 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک ترقیاتی منصوبہ (TADP) شروع کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لئے اگلے مالی سال میں 25 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح بارانی علاقوں میں 200 چھوٹے ڈیمز کی تعمیر کے لئے 20 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اسی طرح بھکر، میانوالی، خوشاب اور جھنگ کے نسبتاً پسماندہ اضلاع کی ترقی کے لئے مالی سال 2010-11ء میں خصوصی طور پر 2 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

50. جب ہماری حکومت نے پنجاب میں اقتدار سنبھالا تو ایمرجنسی 1122 کی سہولت صوبے کے صرف 12 اضلاع میں موجود تھی۔ ہم نے صرف دو سال کے عرصے میں اس سروس کو مزید 23 ضلعوں تک وسعت دے کر صوبے کے طول وعرض میں پھیلا دیا ہے۔ اب ہم نے اس سروس کو تحصیل ہیڈ کوارٹرز کی سطح پر شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے اگلے مالی سال میں 2 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

51. آج کا دور انفارمیشن ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ پوری دنیا کے ممالک اپنے کاروبار اور روزمرہ کے امور کی انجام دہی میں اس ٹیکنالوجی کے استعمال سے بہترین فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ Information Technology سے نہ صرف استعداد کار میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ اس سے شفافیت اور احتسابی عمل کو بھی یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے۔ اگلے مالی سال میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کیلئے ایک ارب 96 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر!

52. حکومت معدنیات کو ترقی دے کر قدرتی وسائل سے بھرپور استفادہ حاصل کرنے کا تہیہ کئے ہوئے

ہے۔حکومت کی پالیسی ہے کہ معدنیاتی کانوں کی exploitation خود کرے اور معدنی پیداوار کو بڑھانے کے لئے نجی شعبہ کو آگے لائے تا کہ معدنیات کے شعبہ میں مقامی اور بین الاقوامی سرمایہ کاری کا فروغ ہو۔معدنیات کے شعبہ کے لئے 11-2010 میں30 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں ۔

جناب سپیکر!

53. کوئی بھی معاشرہ خواتین کی شمولیت کے بغیر ترقی کی منازل طے نہیں کرسکتا۔اگلے مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف شعبہ جات میں تقریباً 15ارب روپے کے منصوبے تجویز کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

54. اقلیتیں ہمارے معاشرے کا نہایت اہم حصہ ہیں اور وہ ہمارے صوبہ کی تعمیر و ترقی کے لئے نہایت اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔اقلیتوں کی ترقی کے لئے آئندہ مالی سال میں 21 کروڑ پچاس لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں ۔حکومت نے آئندہ برس کے دوران اقلیتی طلباء کوخصوصی وظائف دینے کا پروگرام تیار کیا ہے۔

جناب سپیکر!

55. گذشتہ حکومت نے مقامی حکومتوں کے نظام کومخصوص سیاسی اور ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کیا۔آپ کی حکومت نے اس نظام کوحقیقی معنوں میں عوام کا خدمت گزار بنانے اور اس میں شفافیت پیدا کرنے کے لئے موثر حکمت عملی تیار کی ہے۔جس کے لئے مقامی حکومتوں کے قانون میں ضروری ترامیم بھی کی جا رہی ہیں۔آئندہ برس کے دوران مقامی حکومتوں کو ترقیاتی اور جاری اخراجات کے لئے مجموعی طور پر 164 ارب روپے دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

56. میں اس اہم موقع پر یہ اعلان کرتے ہوئے نہایت خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ جناب وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پرحکومت نے موجودہ مالی سال سے دیہی علاقوں میں رابطہ سڑکوں کی توسیع اور بحالی کے لیے ایک پروگرام ترتیب دیا تھا جس کے لیے پہلے مرحلہ میں 2 ارب روپے رکھے گئے۔اسی پروگرام کے تحت اگلے

مالی سال میں دیہی سڑکوں کی تعمیر کے لئے مزید 2 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

57. بڑے شہروں میں جن میں فیصل آباد، راولپنڈی، سرگودھا اور گوجرانوالہ شامل ہیں انفراسٹرکچر کی بحالی کے لئے 2 ارب 20 کروڑ روپے رکھے جا رہے ہیں۔ چنیوٹ، ڈیرہ غازی خان، ساہیوال اور رحیم یار خان کے شہروں کی ترقی کے لئے بھی خصوصی فنڈز رکھے گئے ہیں۔ اسی طرح پنجاب کے بڑے شہروں میں ٹرانسپورٹ کی بہتر سہولیات کیلئے بسوں پر ایک ارب روپے کی سبسڈی دی جا رہی ہے۔ ان پروگراموں پر عملدرآمد سے صوبہ بھر میں نہ صرف موجودہ انفراسٹرکچر کی بحالی ہو گی بلکہ دیہی اور شہری علاقوں میں روزگار کے بہتر مواقع میسر ہوں گے جو کہ یقیناً صوبہ میں معاشی ترقی کا باعث ہوگا اور اس سے غربت میں کمی واقع ہو گی۔

جناب سپیکر!

58. سرکاری ملازمین قومی ترقی کے منصوبوں پر عملدرآمد اور عوام تک خدمات پہنچانے والی حکومتی مشینری کا ایک اہم جزو ہیں۔ یہ ملازمین اور پنشنرز اپنی محدود آمدنی کی وجہ سے مہنگائی اور افراط زر سے نسبتاً زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ سرکاری ملازمین کو درپیش مالی مسائل کے پیش نظر اپنے محدود وسائل کے باوجود آپ کی حکومت نے صوبائی ملازمین اور پنشنرز کو تنخواہ اور پنشن میں اضافہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ صوبائی ملازمین کو ان کی تنخواہوں کے 50 فیصد کے برابر ایڈہاک ماہانہ الاؤنس دیا جائے گا۔ وہ سرکاری ملازمین جنہیں ان کی تنخواہ کے برابر یا اس سے زیادہ کوئی اضافی الاؤنس دیا جا چکا ہے موجودہ اضافے کے دائرہ کار میں نہیں آئیں گے۔

59. میں ایسے پنشنرز جو 2001 سے پہلے ریٹائرڈ ہوئے تھے ان کی پنشن میں 20 فیصد اور 2001 کے بعد ریٹائر ہونے والے ملازمین کی پنشن میں 15 فیصد اضافہ کا اعلان کرتا ہوں۔ حکومت کم از کم پنشن کی حد 2000 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 3000 روپے ماہانہ اور پنشنرز کی وفات کی صورت میں اہل خانہ کو ملنے والی پنشن کی شرح میں 50 سے 75 فیصد اضافے کا اعلان کرتی ہے۔

جناب سپیکر!

60. حکومت نے تمام پنشنرز کو ان کی پنشنوں کے علاوہ میڈیکل الاؤنس دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے کے تحت سکیل 1 تا 15 کے پنشنرز اپنی پنشن کا 25 فیصد اور سکیل 16 اور اس سے اوپر والے پنشنرز اپنی ماہانہ

پنشن کا20 فیصد میڈیکل الاؤنس حاصل کر سکیں گے۔ اس وقت گریڈ 16 سے گریڈ 22 کے سرکاری ملازمین کو ماہانہ میڈیکل الاؤنس نہیں دیا جا رہا۔ آپ کی حکومت نے آئندہ برس سے ان ملازمین کو میڈیکل الاؤنس دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان ملازمین کو ان کی ماہانہ تنخواہ کا 15 فیصد میڈیکل الاؤنس دیا جائے گا۔ اسی طرح سکیل 1 تا 15 کے ملازمین کو ملنے والے موجودہ ماہانہ میڈیکل الاؤنس کو دگنا کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

61. سرکاری ملازمین کی تنخواہ، پنشن اور میڈیکل الاؤنس میں اس اضافے کا اطلاق یکم جولائی 2010 سے ہوگا۔ اس اضافہ کے بعد حکومت اس مد میں اگلے برس تقریباً 54 ارب روپے اضافی صرف کرے گی۔

جناب سپیکر!

62. نجی شعبہ میں کام کرنے والے محنت کشوں کو درپیش مسائل سے کون آگاہ نہیں۔ حکومت نے ان کی مشکلات کا احساس کرتے ہوئے ان کی کم از کم اجرت کو 6000 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 7000 روپے ماہانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلے پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لئے تمام اقدامات کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

63. ساتویں NFC ایوارڈ اور اٹھارھویں آئینی ترمیم کی روشنی میں صوبائی محاصل کے موجودہ نظام میں کچھ تبدیلیاں ناگزیر ہیں۔ جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

☆ ایسی سروسز جو وفاق سے صوبوں کو منتقل ہوئی ہیں ان پر وفاقی حکومت کی موجودہ ٹیکس شرح کے مطابق ٹیکس وصول کیا جائے گا۔

☆ جائیداد کی خرید وفروخت پر لگنے والا capital value tax (CVT) جو وفاق سے صوبوں کو منتقل ہوا ہے اس کی شرح میں 50 فیصد کمی کی جا رہی ہے۔ صوبائی حکومت یہ ٹیکس 4 فیصد کی بجائے 2 فیصد شرح سے وصول کرے گی۔

☆ دیہی علاقوں میں جائیداد کی منتقلی پر ٹیکس کا تعین ریونیو سٹاف کی صوابدید پر ہوتا رہا ہے۔ دیہی عوام کو ریونیو سٹاف کے ممکنہ استحصال سے بچانے کے لئے دیہی علاقوں میں valuation table کے نظام کو متعارف کروایا جا رہا ہے۔

☆ ٹیکس نظام میں ترامیم کی تفصیل معزز ایوان میں فنانس بل کے ذریعے پیش کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

64. مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ آپ کی حکومت کا بجٹ ایک عوام دوست، متوازن، ترقیاتی اور ٹیکس فری بجٹ ہے۔

65. میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے محکمہ خزانہ اور محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے افسران، ماتحت عملہ اور اپنے سٹاف کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس بجٹ کی تیاری میں شب و روز انتھک محنت کی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

## پاکستان زندہ باد